بسم اللہ الرحمن الرحیم

فکر و نظر

سید داود غزنویؒ

عید الاضحیٰ، عشرہ ذوالحجہ، عید الفطر
اور دیگر اوقات و ایام کی خصوصیتِ عبادات

اسرارِ اوقات

جس طرح کسی قوم کی ملی سیاست اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتی جب تک کہ اس کے تمام انتظامی اُمور کے لئے اوقات مخصوص اور معین نہ کردیے جائیں۔ اسی طرح سیاستِ شرعیہ اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتی جب تک کہ اس کی عبادات اور اطاعات کے لئے اوقات و ایام مخصوص نہ کرلئے جائیں۔ جیسا کہ شریعتِ اسلامیہ میں رات دن میں کئی بار، پھر ہفتہ میں ایک بار اور دو سال میں دو چار اور ایسے ہی اور کئی ایک اوقات ہیں جن کو بزبانِ رسالتؐ مخصوص کر دیا گیا ہے۔ اس کے مصالح و حکم مکمل طور پر تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، لیکن جہاں تک کتاب و سنت کے مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ اس کے تین اُصول ہیں:

اصل اوّل: متعدد آیات و احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بعض اوقات میں اپنے بندوں کو قرب فرماتا ہے اور بعض اوقاتِ مخصوصہ میں بندوں کے اعمال اس پر پیش کئے جاتے ہیں۔ ایک حدیث میں آپؐ نے فرمایا کہ ''جب رات کا تیسرا حصہ باقی رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے۔'' (صحیح مسلم:۷۵۸)

ایک اور روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ''افضل نماز نصف رات کی ہے، لیکن اس وقت میں پڑھنے والے بہت کم ہوتے ہیں۔ (مسند احمد:۱۸۹/۵)

اور آپؐ سے دریافت کیا گیا کہ کون سی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا: ''آدھی رات گذر جانے کے بعد۔'' (ترمذی:۳۴۹۶)

www.KitaboSunnat.com

جمعہ کے دن کے متعلق آپ نے فرمایا کہ اس میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں جو کوئی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا ہے۔(ابوداود:۱۰۴۸)

سورج ڈھل جانے پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔میں پسند کرتا ہوں کہ اس ساعت میں میرا کوئی عمل صالح بارگاہ الٰہی میں پیش کیا جائے۔ (   )

شام کی نماز کے وقت دن کے فرشتے چلے جاتے ہیں۔ اور رات کے فرشتے آجاتے ہیں۔ اور اسی کے متعلق طرف قرآن میں ارشاد ہے:

{فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ،وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ} (الروم:۱۷،۱۸)

''صبح و شام خدا کی پاکی بیان کرو اور اسی طرح تیسرے پہر (عشا) اور جس وقت دوپہر کرو۔ کیونکہ تمام آسمانوں اور زمین میں اسی کے لئے حمد وثنا ہے۔''

غرض ایسی بہت سی نصوص ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت نے بعض اوقات کو عبادت، ذکرِ الٰہی اور دعا کے لئے مخصوص کردیا ہے اور ان اوقات میں تجلیاتِ انوارِ الٰہیہ اور فیوضاتِ ربانیہ کا زمین پر اس طرح انتشار اور پھیلاؤ ہوتا ہے کہ تھوڑی سی توجہ اور ادنیٰ کوشش سے قلب پر ایک خاص کیفیت طاری ہوجاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ملاءِ اعلیٰ سے انوار وفیوضات کا ایک بہت بڑا دروازہ کھل گیا ہے۔انسان کے جسم پر خشوع وخضوع کی ایک عجیب کیفیت طاری ہوجاتی ہے۔قلب کی طہارت اور پاکیزگی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ انسان محسوس کرتا ہے کہ میں بارگاہِ الٰہی میں پہنچا ہوا ہوں اور اس کے لطف وکرم عنایات کا ایک بحر مواج ہے جو قلب کی تمام ظلمتوں اور کدورتوں کو پاک وصاف کئے ہوئے، بہائے لئے چلا جارہا ہے۔

اس وقت جب کہ قلب حاضر، روح بیدار اور جسم خاشع اور متواضع ہوتا ہے اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور لطف وعنایات کا دروازہ کھلا ہوا ہوتا ہے تو کیوں نہ عبادات مقبول اور دعائیں مستجاب ہوں......!!

www.KitaboSunnat.com

اصل دوم

نصوصِ کتاب وسنت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کی طرف متوجہ ہونے کے لئے اور اس کی عبادت میں مصروف ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسان تمام تشویشاتِ طبعیہ سے خالی ہو، مثلاً حد سے بڑھی ہوئی بھوک اور اسی طرح بہت زیادہ سیری یا نیند کا غلبہ، تھکان کی شدت وغیرہ اور اسی طری تمام تشویشاتِ خیالیہ سے بھی اس وقت پاک ہو مثلاً، کان شوروغل سے، آنکھیں ایسے نقوش وصور اور مناظر سے جو اس کی توجہ کو اپنی طرف کھینچنے والے ہوں وغیرہ...... جو اختلاف عادات اور اختلاف احوال وظروف سے بدلتی رہتی ہیں۔

غرض انسان، ضعیف الخلقت انسان، اردگرد کے حالات سے بہت جلد متاثر ہوجانے والا انسان، دنیا کے کاروبار میں مبتلا انسان اور معاصی وخطاؤں میں اُلجھے ہوئے انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے زنگ آلود قلب کی طہارت و پاکیزگی اور انجلا کے لئے ذکر وعبادتِ الٰهی میں مصروف هو. کیونکه {أَلاَ بِذِكْرِ اللهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ} ''خبردار! دلوں کو اطمینان اللہ کے ذکر سے حاصل ہوتا ہے۔'' پس اسی توجہ الیٰ اللہ کے لئے ضروری ہے کہ تمام طبعی اور خیالی تشویش انگیزیوں سے پاک ہو اور رات دن میں پانچ نمازوں کیلئے اوقاتِ مخصوصہ کی تعیین بھی انہی اُمور کی بنا پر ہے۔ واللہ أعلم وعلمه أتم

اصل سوم

بعض ایام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے لئے اس لئے مخصوص ومعین کردیا کہ اُمت مسلمہ کی تاریخی روایات کا ان کے ساتھ گہرا تعلق تھا اور ان ایام میں اللہ تعالیٰ نے اُمتِ مسلمہ پر کوئی بہت بڑا انعام کیا تھا۔ پس ان تاریخی روایات کو زندہ رکھنے، ان احساناتِ الٰہی اور انعاماتِ ربانی کی یاد تازہ کرنے اور ان کے لئے شکر بجا لانے کے لئے ضروری ہوا کہ ان ایام واوقاتِ مخصوصہ کو عبادت کے لئے مقرر کردیا جائے۔ جیسا کہ احادیثِ نبویہؐ سے معلوم ہوتا ہے کہ عاشوراء کے دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی نصرت واعانت فرمائی اور ان کو اور ان کی قوم کو اس دن فرعون پر فتح وغلبہ عطا فرمایا۔ اور اس کی غلامی سے نجات دلائی تو یہ موسیٰؑ اور ان

www.KitaboSunnat.com

کی قوم کا 'یومِ نجات' تھا۔ پس سلسلہ انبیاء کرام میں سے ایک الوالعزم نبی اور اُمت ِ مسلمہ (جس کا بدو وظہور نوح علیہ السلام کے وقت سے ہوا۔ اور جس کا عہدِ کمال محمد رسول اللہ ﷺ کا عہد مبارک تھا) کی اس عظیم الشان کامیابی اور حق کے اس غلبہ عظیمہ اور طاغوتی طاقتوں کی شکست و ہزیمت کی یاد زندہ رکھنے اور اللہ تعالیٰ کا اس پر شکریہ ادا کرنے کے لئے آپؐ نے یومِ عاشوراء کا روزہ رکھا اور صحابہ کرامؓ کو بھی اس دن روزہ رکھنے کو فرمایا۔

رمضان المبارک

رمضان المبارک کا سارا مہینہ عبادت کے لئے مخصوص کر دیا...... کیوں؟

اس لئے کہ سعادتِ انسانی کا وہ مبارک پیغام جس کی تبلیغ صادق و مصدوق محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد ہوئی۔ وحی الٰہی کا وہ دروازہ جو غارِ حرا کے گوشہ نشین پر کھلا، خدا کا وہ مقدس کلام جو نبی اُمی لقب پر نازل ہوا، سب سے پہلے جس رات میں اس کا ظہور ہوا، وہ لیلۃ القدر تھی اور لیلۃ القدر جس مہینہ میں آئی، وہ رمضان المبارک کا مہینہ تھا جو فی الحقیقت اس سعادتِ انسانیہ اور ہدایتِ اقوام وملل کے ظہور کی یادگار ہے جس کا دروازہ قرآن حکیم کے نزول سے دنیا پر کھلا:

{شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیٓ أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ} (البقرۃ:۱۸۵)

''رمضان کا مہینہ وہ مبارک مہینہ ہے جس میں قرآن حکیم نازل ہوا۔ جو انسانوں کے لئے موجبِ ہدایت اور جس کی تعلیم میں ہدایت وضلالت اور حق و باطل کی تمیز کے لئے کھلے نشان موجود ہیں۔''

پس وہ مہینہ جو خدا کی سب سے بڑی رحمت و برکت کے نزول کا ذریعہ بنا اور وہ مہینہ جو اپنے ساتھ خدا کی رحمتوں کی ایک ایسی بارش لایا جس نے دنیا کی وہ سب سے بڑی خشک سالی دور کردی جو صدیوں سے بنی نوع انسان کے روح وقلب پر چھائی ہوئی تھی اور وہ مبارک ایام جو تعلیماتِ الٰہیہ کے مظہر بنے؛ ان ایام کو اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے اپنی برکتوں اور رحمتوں کے نزول کے لئے ایک ممتاز خصوصیت عطا فرمائی تاکہ نزولِ قرآن کی یادگار دنیا میں

www.KitaboSunnat.com

زندہ رہے اور اُمتِ مسلمہ کو حکم دیا کہ اس عظیم الشان انعام کے صلہ میں شکریہ بجالائیں۔ اور دن رات اس کی عبادت میں مصروف ومشغول رہیں، دن بھر روزہ رکھیں، ذکر الٰہی اور تلاوتِ قرآن ہو اور راتوں کو جاگیں، نوافل اذکار ہوں اور خشوع وخضوع کے ساتھ بارگاہ ربّ العزت میں دعائیں کی جائیں۔

عید الفطر

رمضان المبارک کے ختم ہوجانے پر اس سے اگلے دن کو مسلمانوں کے لئے اس لئے 'یوم عید' اور خوشی کا دن قرار دیا اور حکم دیا کہ اس دن سب مسلمان غسل کریں۔ حسبِ استطاعت اچھے سے اچھا کپڑا پہنیں۔ خوشبو لگائیں۔ صدقۃ الفطر ادا کریں کہ اس دن کوئی مسلمان بھوکا اور عید کے روز غم منانے والا نہ رہے اور خوب تزک واحتشام اور ٹھاٹھ کے ساتھ سارے شہر کے مسلمان، گلی کوچوں اور بازاروں کے شوروغل سے دور کھلے میدان میں خدا کی تہلیل وتکبیر اور تسبیح وتحمید سے فضائے آسمانی میں گونج پیدا کردیں اور اس کی بارگاہ میں ہاتھ باندھ کر کھڑے رہنے، جھکنے اور بالآخر زمین پر سر اور پیشانی کے رکھ دینے سے ان نعماءِ الٰہیہ کا شکریہ ادا کریں جو رمضان میں ان پر نازل ہوئیں اور ان طاعات وعبادات کی تکمیل پر مسرت و شادمانی کا اظہار کریں جو رمضان المبارک میں فرض کی گئی تھیں۔

عید الاضحیٰ

اسی طرح 'عید الاضحیٰ' بھی حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی ایک نہایت مخلصانہ عبادت کی یادگار ہے۔ یہ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے اعمالِ حیات اور وقائع زندگی کو ایک خاص عظمت وشرف اور اہمیت دی گئی ہے اور ہمارے نبی کریم ﷺ کی دینی دعوت کو ملتِ ابراہیمی اور دین حنیفی کے مترادف قرار دیا ہے: {ملة أبيكم إبراهيم} ''یہ ملت تمہارے باپ ابراہیم ہی کی ہے۔'' اور دوسری جگہ فرمایا: {قُلْ إِنَّنِي هَدَانِي رَبِّي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ دِينًا قِيَمًا مِّلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا} (الانعام:۱۶۱)

www.KitaboSunnat.com

''کہہ دیجئے کہ مجھ کو میرے ربّ نے سیدھا راستہ دکھایا ہے کہ وہی ٹھیک دین ہے۔ یعنی ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ کہ وہ ایک ہی خدا کے ہو رہے تھے۔''

اور اسی لئے حضرت ابراہیمؑ کی زندگی کو 'اُسوۂ حسنہ' کے طور پر قرآن کریم میں پیش کیا تاکہ ان کے اعمالِ حیات ہمیشہ کیلئے محفوظ رہیں اور اُمت مسلمہ ان کی تأسی اور اقتدا کرتی رہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو بے آب و گیاہ سرزمین پر لا کر بسایا کہ خدا کی تحمید و تقدیس اور اس کی عبادت بجالائیں۔ خدا نے حضرت ابراہیمؑ سے ان کے عزیز فرزند کی قربانی طلب کی۔ باپ بیٹا دونوں نے اس قربانی کو خدا کے حضور پیش کیا۔ خداوند قدوس کو اپنے پیارے بندوں کی یہ مخلصانہ ادائیں کچھ اس طرح بھا گئیں کہ اس موقعہ کی ہر حرکت کو ہمیشہ کے لئے قائم کردیا۔ اور اس کو ہمیشہ دنیا میں زندہ رکھنے کے لئے تمام پیروانِ دین حنیفی پر فرض کردیا کہ ہر سال حج کریں تاکہ لاکھوں انسانوں کے اندر سے اُسوۂ ابراہیمی جلوہ نما ہو اور ان میں سے ہر متنفس وہ سب کچھ کرے جو آج سے کئی ہزار برس پہلے خدا کے دو مخلص بندوں نے وہاں کیا تھا۔ اور جو اس 'وادیٔ غیر ذی زرع' میں نہ پہنچ سکیں، وہ اپنی اپنی جگہوں پر اس دن کو 'یوم عید' منائیں اور نمازِ عید پڑھ کر سنتِ ابراہیمی 'قربانی' کو زندہ رکھنے کے لئے اچھی سے اچھی قربانیاں اللہ کے سامنے پیش کریں۔ تاکہ جہاں کہیں بھی امتِ مسلمہ موجود ہو، وہاں 'اُسوۂ براہیمیؑ' زندہ رہے اور ارشادِ الٰہی صادق ہو کہ

{وَوَهَبْنَا لَهُم مِّن رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا} (مریم:۵۰)

''ہم نے حضرت ابراہیم اور ان کی اولاد کو اپنی رحمت میں سے بڑا حصہ دیا اور ان کے لئے اعلیٰ و اشرف ذکر خیر دنیا میں باقی رکھا۔''

(ہفت روزہ 'توحید' امرتسر: ۲۱/ مارچ ۱۹۲۸ء)

www.KitaboSunnat.com